السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ نے اپنے ماموں کی بیٹی کو دودھ پلایا ہے، توکیا میری والدہ کے لیے جائز ہے کہ اس لڑکی کے بھائی کے سامنے کھلے منہ آ جائے، جبکہ یہ لڑکا اس لڑکی کی دوسری ماں سے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی والدہ نے اپنی ماموں زاد کو دودھ پلایا ہے تو یہ لڑکی (رضاعی) بہن ہوئی۔

ہمیں رضاعت کے مسئلہ میں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے کہ دودھ کی تاثیر پینے والے اور اس کے فروع (اولاد) ہی کی طرف موثر اور منتقل ہوتی ہے (اس کے دوسرے بہن بھائیوں کی طرف نہیں جاتی)۔ جب اس خاتون نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا ہے تو یہ عورت اس کی رضاعی ماں بن گئی۔

یہاں پوچھا جا سکتا ہے کہ) کیا یہ حرمت رضاع اس بچے کی ماں باپ کی طرف بھی موثر ہوگی یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ رضاعت صرف اس لڑکے اور اس کی فروع (اولاد) ہی کی طرف موثر ہوگی، اصول (ماں باپ)) اور حواشی (بہن بھائیوں) کی طرف منتشر اور موثر نہیں ہوگی۔ ہم اس مسئلہ کو درج ذیل مثال سے مزید واضح کیے دیتے ہیں: ایک عورت نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا۔ یہ لڑکی اس عورت کی (رضاعی) بیٹی بن گئی اور اس عورت کی اولاد اس لڑکے کے رضاعی بہن بھائی بن گئے اور عورت کی بہنیں اس لڑکی کی خالائیں، اس عورت کی ماں، اس لڑکی کی نانیاں وغیرہ وغیرہ بن گئے۔ [1]) لیکن دودھ پینے والی لڑکی کے رشتہ داروں یعنی ماں، باپ اور بہن بھائی وغیرہ پر اس رضاعت کا کوئی اثر نہیں ہوگا، سوائے اس لڑکی کی اولاد کے۔ اس لڑکی کی اولاد دودھ پلانے والی کے نواسے نواسیاں بن جائیں گے۔ ([2]

---

[1] مترجم کہتا ہے کہ یہاں بیان میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ مزید یہ رشتے اس طرح بنتے ہیں کہ اس عورت کا شوہر، جس کی طرف اس کا دودھ منسوب ہے۔ اسے صاحب اللبن بھی کہتے ہیں، اس پینے والی کا رضاعی باپ، شوہر کا باپ اس پینے والی کا دادا، شوہر کے بھائی اس پینے والی کے چچا اور شوہر کی بہنیں اس پینے والی کی پھوپھیاں بن جائیں گی، اور شوہر کی ساری اولاد اس پینے والی کے بہن بھائی ہوں گے۔ دودھ پلانے والی ماں کے بھائی اس پینے والی کے رضاعی ماموں کہلائیں گے۔

[2] (از مترجم) لہذا سوال میں جو بات دریافت کی گئی ہے اس میں دودھ پینے والی لڑکی کا بھائی اس عورت کا بیٹا یا محرم نہیں بنا ہے بلکہ وہ غیر محرم ہی رہے گا اور اس سے پردہ کرنا ہوگا۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 615

محدث فتویٰ